محدثِ بہاولپوری

از

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

پیشکش:۔
محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی

محدثِ بہاولپوری

(شیخ الحدیث علامہ محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی علیہ الرحمۃ)

ازقلم

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

پیش کش

محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی

فیضِ رضا پبلی کیشنز، کراچی

(۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء.......اسلامی جمہوریہ پاکستان)

نام ______ محدث بہاولپوری

تحریر ______ ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

طابع ______ محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی

سنہ اشاعت ______ ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء

طباعت ______ ایک ہزار

مطبع ______ الرضا پبلی کیشنز کراچی

حروف ساز ______ اویس انصاری

ناشر ______ فیض رضا پبلی کیشنز، کراچی

ہدیہ ______

ملنے کے پتے

۱...... فیضِ رضا پبلی کیشنز: V-105، کنٹری ٹاور فیز: 1، سیکٹر 15-B، بفر زون، نارتھ کراچی

Mobil:0300-2052869,E-Mail:maqsoodowaisi@yahoo.com

۲...... دار العلوم اویسیہ رضویہ: سیرانی مسجد، ملتان روڈ، بہاول پور

۳...... اسلامک ایجوکیشن ٹرسٹ: L-318/5-B-2، نارتھ کراچی (75850)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

محدثِ بہاولپوری

○

اقلیم اسلام کے اُفق پر ہر زمانہ وعہد میں ایسی روشن وتابناک ہستیاں جلوہ گر ہوتی رہی ہیں جن کے علمی وفکری افکار عالم اسلام کو رہنما اصول فراہم کرتے رہے...... اُن شخصیات کے کارنامے آج بھی تاریخ اسلام کے روشن ابواب ہیں...... ان کی فکر میں تمام انسانیت کے لیے رہنما اصول ہیں...... ان کے افکار آنے والی نسلوں تک کے لیے مینارۂ نور ہیں۔

تاریخ اسلام ایسی روشن وتابناک ہستیوں سے بھری پڑی ہے...... ماضی قریب میں حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع العلوم شخصیت اس کی نمایاں اور روشن مثال ہے...... وہ خود بھی روشن تھے اور اپنے ہم نشینوں کو بھی روشن کر گئے...... ان کے تلامذہ وخلفا ہر ایک سے بڑھ کر ایک مینارۂ نور ہیں...... پھر ان حضرات نے علم وفضل کے مزید ایسے چراغ روشن کیے کہ جن کی علمی صلاحیتوں کے سبب عالم اسلام میں شعور وآگہی کی کرنیں آج تک جگمگا رہی ہیں...... سارا عالم ان

کے نورِ علم سے روشنی اور رہنمائی حاصل کرتا دکھائی دیتا ہے...... عالمی دانش گاہیں ان کے فیضانِ علم کی رہینِ منت ہیں...... یہی نہیں، ان کی آغوشِ تربیت کے پروردہ اہلِ علم وفن بھی عالمی سطح پر اشاعتِ دین اور ابلاغ علم کے اہم فرائض بہ احسن وخوبی انجام دے رہے ہیں...... شارح بخاری ومسلم شریف ''محدثِ بہاول پوری'' اُستاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر سیدی اُستاذی علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ (بانی وشیخ الحدیث جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاول پور) بھی ان ہی چراغوں میں سے ایک روشن چراغ ہیں۔

حضرت محدثِ بہاول پوری پاکستان (بہاول پور، پنجاب) کے معروف عالم دین اور مصنف تھے...... فقیر پر خصوصی کرم فرمایا کرتے تھے...... مولائے کریم ان کے مزار عالی پر کروڑوں رحمتیں برکتیں نازل فرمائے...... ان کا علمی فیضان عالم اسلام کو ہمیشہ فیضیاب وسیراب رکھے۔ (آمین)

آپ ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء کو (موجودہ پاکستان کے) ضلع رحیم یار خاں کے قصبہ ''حامد آباد'' میں پیدا ہوئے اور ۱۵؍رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ/۲۶؍اگست ۲۰۱۰ء کو ضلع بہاولپور میں وصال فرمایا...... ابتدائی تعلیم اپنے قصبہ میں حاصل کی، قرآن مجید ناظرہ والد ماجد مولانا نور احمد علیہ الرحمۃ سے گھر پر ہی پڑھا پھر دیگر اساتذہ کرام سے ۱۹۴۵ء میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی اور اگست ۱۹۴۷ء کے رمضان المبارک میں پہلی مرتبہ دورانِ تراویح قرآن پاک سنانے کا شرف حاصل کیا...... پھر ہر سال یہ سعادتِ عظمیٰ حاصل کرتے رہے۔

کچھ ابتدائی کتب مولانا حکیم اللہ بخش اور الحاج مولانا خورشید احمد سے پڑھے

کے بعد محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رضوی لائل پوری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو کر درس نظامی اور دورۂ حدیث کا شرف حاصل کیا اور ۱۹۵۳ء میں سندِ فراغت اور دستارِ فضیلت سے نوازے گئے۔

روحانی تسکین کے لیے حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی علیہ الرحمۃ کے سجادہ نشین الحاج خواجہ محمد الدین سیرانی علیہ الرحمۃ سے سلسلہ قادریہ اویسیہ میں اور پھر ان کے وصال کے بعد تاجدار اہل سنت نبیرۂ اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری علیہ الرحمۃ سے سلسلہ قادریہ رضویہ نوریہ میں شرف بیعت کے بعد اجازت وخلافت سے سرفراز ہوئے......

اویسیت ملی تجھ کو ، ہے تجھ میں قادریت بھی

ہے سینے میں "مجمع البحرین" ایسے رہنما تم ہو

الحمدللہ فقیر کو حضرت موصوف کے کئی دورہ تفسیر القرآن میں شرکت کا شرف حاصل ہوا، ایک مرتبہ دوران تدریس آپ نے فرمایا کہ جو میرے درس کے نکات کو اچھے طریقے سے مرتب کرے گا میں اسے خصوصی شاباش دوں گا...... چنانچہ فقیر نے آپ کے درسی نکات کی روشنی میں باقاعدہ ایک رسالہ بنام "ان سا نہیں انسان ...... وہ انسان ہیں یہ" (مطبوعہ، لاہور/کراچی) مرتب کر کے پیش کیا تو امتحانی نتائج میں نہ صرف فقیر کو اول درجہ عطا کیا بلکہ محترم صوفی محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی زید مجدہ کے ذریعے بعد میں "سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ" اور "سلسلہ قادریہ اویسیہ" میں اجازت وخلافت سے نواز کر حوصلہ افزائی فرمائی۔

آپ کی علمی زندگی کا آغاز محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ جیسی علمی شخصیت کی

آغوش میں ہوا...... وہیں منازل علم وفن بھی طے کیں جس کی بدولت علم وحکمت کا وہ دھارا جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی ذات سے حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں قادری علیہ الرحمۃ کے ذریعہ حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ تک پہنچا تھا، محدث بہاول پوری کی شخصیت میں سرایت کر گیا، بس پھر کیا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے یہ نہر علم ایک بحرِ علوم کی شکل اختیار کر گئی......

نگاہ میں تاثیر پیدا ہو گئی...... زبان میں اثر آ گیا...... قلم میں روانی آ گئی...... مسند تدریس کو زینت بخشی تو اکنافِ پاک وہند سے متلاشیانِ علم کا تانتا بندھ گیا...... حق وباطل کے درمیان خط امتیاز کے لیے کمانِ مناظرہ سنبھالی تو شیرِ رضا کی چنگھاڑ اور محدثِ اعظم پاکستان کے خوشہ چیں کی للکار سے باطل کا کلیجہ دہل گیا...... خطابت کی راہ لی تو اہل محبت کی مشام جاں معطر ہو گئی...... تصنیف وتالیف کے میدان میں قدم رکھا تو نوک قلم سے نکلے ہوئے گوہر آبدار نے اہلسنّت کی آنکھیں روشن کر دیں، اور باطل قوتوں کے سینوں میں شمشیر وسنان بن کر غار بناتے چلے گئے......

میں تجھ میں دیکھ لیتا ہوں جھلک سردار احمد کی
کہ نقشہ سر سے لے کر پاؤں تک سردار کا تم ہو

آپ کے علمی وفکری شہ پارے صفحۂ قرطاس پر جگمگا رہے ہیں...... آپ کی تصنیفات وتالیفات اور تراجم کی تعداد دس، بیس یا پچاس، سو نہیں بلکہ ہزاروں میں بیان کی جاتی ہے جو کہ عالم اسلام میں ایک ریکارڈ تعداد ہے...... امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے بعد آپ سا کثیر التصانیف کوئی دوسرا نظر نہیں آتا...... ایسا کثیر التصانیف محدث نہ کبھی دیکھا نہ سُنا...... دیکھا جائے تو تعدادِ تصانیف کے اعتبار

سے ''محدث بہاولپوری'' کی ذات پوری اسلامی دنیا میں یکتا و یگانہ نظر آتی ہے۔

بلادِ پاک و ہند ہی کیا عرب کی علم گاہوں میں
نشانِ اہل سنت ، نائب احمد رضا تم ہو

۱۹۹۸ء میں فقیر نے برادرم صوفی محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی کے تعاون سے پہلی بار آپ کی تصانیف و تالیفات کی جامع فہرست بنام ''علم کے موتی'' مرتب کی تھی جسے کراچی سے فیض رضا پبلی کیشنز نے شائع کیا تھا...... اس میں ''۲۱۵۰'' کتب و رسائل کا ذکر کیا گیا تھا، جب کہ ۱۹۹۹ء میں ''صدائے علم'' کے نام سے ان مطبوعات کی فہرست الگ سے شائع کرائی گئی۔ اس میں ''۱۰۰۰'' کی تعداد میں اُن کتب و رسائل کا ذکر تھا جو اس وقت تک زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی تھیں......

آپ کی تصنیفی خدمات کی عظمت کا اس بات سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج کے زمانے میں علم و ادب کے حلقے ''۵۰'' کتب کے مصنف کو بہت بڑا مصنف اور قلم کار سمجھتے ہیں...... حضرت محدث بہاولپوری کی تصانیف مختلف علوم و فنون سے تعلق رکھتی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

☆...... قرآن	☆...... تفسیر
☆...... قرأت	☆...... تجوید
☆...... حدیث	☆...... فقہ
☆...... سیرت	☆...... سوانح
☆...... تصوف	☆...... تاریخ
☆...... رجال	☆...... توقیت

☆...... فرائض ☆...... منطق

☆...... فلسفہ ☆...... سیاسیات

☆...... معاشیات ☆...... تہذیب

☆...... تمدن ☆...... زبان

☆...... ادب ☆...... تنقید

☆...... تقابل ☆...... تعویذ

☆...... تکسیر ☆...... سائنس

☆...... فلسفہ ☆...... سفرنامہ

☆...... تراجم ☆...... رد

☆...... مناظرہ ☆...... حمد نعت

☆...... مناقب ☆...... شرح وحواشی وغیرہم ۔

تیری تصویر کی تعبیر ہے تحریر کی صورت
اسی تحریر کے آئینہ میں جلوہ نما تم ہو

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا کہ:

''جس نے قرآن کا علم سیکھا، اس کی قیمت بڑھ گئی...... جس نے حدیث سیکھی اس کی دلیل قوی ہوئی...... جس نے علم فقہ سیکھا اس کی قدر بڑھ گئی...... جس نے حساب سیکھا اس کی عقل پختہ ہوئی ...... اور جس نے نادر باتیں سیکھیں اس کی طبیعت نرم ہوگئی''......

حضرت محدث بہاولپوری اس قول کا عین مظہر ہیں، آپ قرآن وحدیث اور فقہ

پر یکساں عبور رکھتے تھے...... اردو کے ساتھ عربی اور فارسی پر بھی گہری نظر تھی...... معروف تفسیر قرآن ''روح البیان'' کا ''فیوض الرحمٰن'' کے نام سے پندرہ جلدوں میں اردو ترجمہ کر کے داد و تحسین پائی......

مفسر ہو تم اس شان کے کہ تیرے واسطے سچ ہے
زمانے کے لیے'' اسماعیل حقی'' کی ضیاء تم ہو

جب کہ خود ''فضل المنان فی تفسیر القرآن'' کے نام سے عربی میں تفسیر قرآن کی دس جلدیں تحریر فرمانے کی سعادت حاصل کی جو کہ برصغیر میں ''تفسیر مظہری'' کے بعد غالباً پہلی عربی تفسیر ہے...... امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے شہرہ آفاق دیوان ''حدائق بخشش'' کی ۲۵ رجلدوں میں شرح فرمائی تو ارباب سخن حیران ہو ہو کر داد دیتے رہے...... متعدد عربی و فارسی کتب کے اردو تراجم کیے، جن کی تفصیلات ''علم کے موتی'' میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

حضرت محدث بہاولپوری تقریباً پینتیس برس بہاولپور اور دیگر شہروں میں دورہ تفسیر القرآن پڑھاتے رہے اور یہ سلسلہ تادم وصال جاری رہا جب کہ اپنے قائم کردہ ''دار العلوم اویسیہ رضویہ'' (قائم شدہ ۱۹۶۷ء) میں ہر سال دورہ حدیث شریف بھی پڑھاتے رہے۔ الحمد للہ راقم نے بھی آپ سے دورہ حدیث کی سعادت حاصل کی۔

تفسیر روح البیان کا اردو ترجمہ اور عربی تفسیر فضل المنان فی تفسیر القرآن کی سعادت کے بعد آپ کی دلی آرزو تھی کہ خدمت قرآن کی طرح خدمت حدیث کی دیگر خدمات کے ساتھ ساتھ بخاری شریف کی آسان شرح کی سعادت بھی حاصل کریں چنانچہ اپنی شرح بخاری کے مقدمہ میں خود تحریر فرماتے ہیں کہ:

''مناسب نہ سمجھا کہ قرآنی خدمت کے ساتھ حدیث کی خدمت
نہ کروں، اگرچہ اب عمر کے ایسے حصہ میں پہنچا ہوں کہ شاید اسے
مکمل نہ کر سکوں لیکن وہ کریم پایۂ تکمیل تک پہنچا دے تو!۔۔۔
اگرچہ حدیث پاک کی خدمت کے بے شمار شعبے ہیں لیکن فقیر نے
بخاری شریف کی شرح کرنے کا انتخاب کیا''۔

شرح بخاری شریف کی بارہ جلدیں ہیں، جن میں سے غالباً پانچ کراچی سے طبع ہو چکی ہیں...... کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ بخاری شریف کی تو کئی علمائے اہل سنت کی شرحیں موجود ہیں پھر علامہ موصوف نے بخاری شریف کی شرح کا کیوں انتخاب کیا؟ اس کا جواب محدث بہاولپوری خود ہی دیتے ہیں چنانچہ مقدمہ شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ:

''اگرچہ علمائے کرام نے اس کی شرح لکھی ہیں لیکن ان کے طفیل
فقیر ایک مختصر سا حصہ ملا دے گا اور جس طرح فقیر کی تفسیر عوام کو فائدہ
مند ثابت ہوئی یہ شرح بھی ممکن ہے سود مند ثابت ہو اور یہ شرح تفسیر
کی طرح عوامی ذہن کے مطابق لکھ رہا ہوں۔ نا تو ادیب ہوں کہ
ادیبانہ رنگ دکھاؤں نہ علامہ ہوں کہ اس کی علمی گہرائیوں میں
جاؤں۔ عامی آدمی ہوں، عامیانہ انداز پر لکھ رہا ہوں تا کہ معمولی
پڑھا لکھا انسان اس کے مطالعہ سے مستفید ہو سکے''۔

معلوم ہوا کہ حضرت محدث بہاولپوری کا منشاء بخاری شریف کی ایک عام اور آسان زبان میں شرح پیش کرنا تھا، جس کا احساس انہیں یقیناً دوران تدریس طلباء

کو پیش آنے والی دشواریوں نے دلایا ہوگا۔ حضرت محدث بہاولپوری اس کے علاوہ ایک مقصد اور بھی بیان کرتے ہیں کہ:

''شرح بخاری شریف سے حنفیت کا اثبات اور اہل سنت کی حقانیت کا احقاق مدنظر ہے''۔

حضرت محدث بہاولپوری کا مقصدِ وحید ایک آسان شرح کا عوام اہل سنت تک پہنچانا اور اس میں فقہ حنفی کے اثبات کو اُجاگر کرنا تھا تاکہ عام قاری بھی بآسانی حدیث کی بات سمجھ سکے...... یہ شرح طلبائے مدارس اور خاص کر بیرون ممالک بسنے والے اہلِ اسلام کے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہے جس کا نام محدث بہاولپوری نے ''الفیض الجاری فی شرح البخاری'' تجویز کیا۔ اس کے شروع میں تقریباً سو صفحات کا مقدمہ بھی حضرت محدث بہاولپوری کی طرف سے شامل ہے جس میں حدیث کے ہر موضوع پر سیر حاصل مواد فراہم کیا گیا ہے اگر غور کیا جائے تو یہ مقدمہ ہی اس شرح بخاری کی اصل جان ہے۔

شرح بخاری کے علاوہ حدیث پاک کے حوالے سے محدث بہاول پوری کی جیبوں تصانیف موجود ہیں جن میں سے چند یہ ہیں، تفصیل ''علم کے موتی'' اور ''صدائے علم'' میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

☆ ترجمہ بخاری شریف معہ مختصر حاشیہ (بارہ جلدیں)

☆ ترجمہ ترمذی شریف معہ مختصر حاشیہ (چار جلدیں)

☆ ترجمہ مسلم شریف معہ مختصر حاشیہ (دس جلدیں)

☆ تقاریر علی الصحاح الستہ

- ☆ التعلیقات علی المشکوٰۃ
- ☆ تاریخ علم الحدیث
- ☆ رد منکرین حدیث
- ☆ امام ابوحنیفہ اور علم حدیث
- ☆ امام بخاری اور امام اعظم
- ☆ احادیث جوامع الکلام
- ☆ الاحادیث السنیہ
- ☆ اصطلاحات الحدیث
- ☆ الاحادیث النبویہ فی علم خیر البریہ
- ☆ اصطلاحات الروایات
- ☆ احادیث تصوف
- ☆ احادیث قیام رمضان
- ☆ "اوّل ما خلق اللہ نوری" کی تحقیق
- ☆ الاربعین فی الاربعین
- ☆ انوار الباری فی شرح ثلاثیات البخاری
- ☆ چہل حدیث برائے خواتین
- ☆ چہل حدیث فی فضائل صاحب الحدیث
- ☆ چہل حدیث بر علم غیب
- ☆ چہل حدیث بر فضائل مدینہ

☆ چہل حدیث جامی
☆ چہل حدیث فضائل اہل بیت
☆ حدیث لولاک
☆ حدیث قرطاس
☆ حُجیتِ حدیث
☆ اقسام الحدیث
☆ حدیث الضعیف کی حُجیت
☆ الدراسۃ فی حدیث الفراسۃ
☆ اربعین فی فضائل کلام رب العالمین
☆ السلسبیل فی الحدیث جبریل
☆ سترہ احادیث پر اعتراض کا جواب
☆ شرح حدیث افک
☆ شرح حدیث قسطنطنیہ
☆ شرح اصول اربعین
☆ شرح اربعین نووی
☆ شرح اربعین سلمان فارسی
☆ علاج الامراض بالاحادیث
☆ فیض الباری فی موازنۃ الامام البخاری
☆ فیض الباری فی تحقیق حدیث الجابر

☆ احادیث موضوعہ اور امام احمد رضا

☆ امام احمد رضا اور علم حدیث

تیری تحریر کے نقشوں نے ایسے نقش چھوڑے ہیں
کہ اُن نقشوں کے ملنے سے میرے آگے عیاں تم ہو

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ حضرت محدث بہاولپوری علیہ الرحمۃ فقیر پر بڑا کرم فرمایا کرتے تھے، برادرم محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی کی معرفت اپنے ہر علمی کام میں مشورہ فرماتے، تصانیف وتراجم کی ترتیب وتدوین اور پھر ان پر مقدمہ وتقدیم کے لیے اصرار فرماتے...... جب شرح بخاری شریف مکمل فرما چکے تو راقم کے لیے حکم تھا کہ جب تک آپ اس کے لیے تعارف تحریر نہ کریں گے، یہ شرح شائع نہ ہوگی...... حضرت کے اس لاڈ، پیار اور اصرار کو اپنے لیے سعادت تصور کرتے ہوئے جو کچھ اُن کے چمنستانِ علم سے پھول چُنے تھے اُنہی کی مالا بنا کر پیش کر دی گئی، حضرت علیہ الرحمۃ بہت خوش ہوئے اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا...... پیش نظر رسالہ اسی شرح بخاری میں شامل تعارف سے ماخوذ ہے جبکہ بعض نئے اضافات بھی کیے ہیں۔

صوفی محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اویسی' حضرت محدث بہاولپوری کے علمی فیضان کو عام کرنے میں لگے رہتے ہیں' پیش نظر رسالہ انہی کی کوششوں سے آپ کے ذوق مطالعہ کی تسکین کر رہا ہے، مولیٰ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

کیا ہی اچھا ہوتا کہ ایسے عظیم الشان محدث کا تعارف کوئی فاضل محدث کراتا کہ "جوہری ہی ہیرے کی صحیح قدر وشناخت جانتا ہے" فقیر تو ہر لحاظ سے طفل مکتب ہے' جو آڑی ٹیڑھی لکیریں کھینچ لیتا ہوں یہ سب والدین کریمین کی دعا سے سیدی مسعود

ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی صحبت و تربیت کا فیضان ہے، مولی کریم سیدی والد ماجد اور اُستاذی مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہما کے مزارات پر اپنی رحمت و رضوان کی کروڑہا بارشیں فرمائے...... آمین

احباب کرام کو یہ جان کر نہایت مسرت ہوگی کہ ایک فاضل اسکالر محمد نوید احمد ''علامہ فیض احمد اویسی رضوی کی عربی میں دینی و علمی خدمات'' کے عنوان سے سندھ یونیورسٹی (جامشورو، حیدرآباد سندھ) سے ایم۔فل/پی۔ایچ۔ڈی کے لیے مقالہ لکھ رہے ہیں، جو کہ یقیناً علمی حلقوں میں آپ کی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف و اقرار ہے...... اب اس حقیقت سے انکار محال ہے کہ حضرت محدث بہاولپوری کی دینی و علمی خدمات تاریخ اسلام میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے لائق ہیں ؎

زمانہ گر تیری خدمات کو سونے سے لکھ ڈالے
میری نظروں میں وہ بھی کم ہے کہ اس سے سوا تم ہو

احقر اقبال احمد اختر القادری
L-317 / 5-B-2، نارتھ کراچی:75850

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ
۲۵ جولائی ۲۰۱۳ء

نذرانہءعقیدت بہ حضور محدث بہاولپوری

علامہ محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

(از......اعجاز احمد اویسی)

☆☆

عدیم المثل، یکتائے زمن ، فیضِ رضا تم ہو
جہاں یہ مانتا ہے عاشق غوث الوریٰ تم ہو
تیرے دامن میں ہے صدیق ، عمر ، عثمان کا فیضاں
اے نورِ علم ، فیضانِ علی مرتضیٰ تم ہو
مفسر ہو تم اس شان کے کہ تیرے واسطے سچ ہے
زمانے کے لیے اسماعیل حقی کی ضیاء تم ہو
بلادِ پاک و ہند ہی کیا عرب کی علم گاہوں میں
نشانِ اہل سنت، نائب احمد رضا تم ہو
طریقت کے سمندر کو شریعت کی حدوں میں
سمیٹے بانٹنے والے ولی باصفا تم ہو
میں تجھ میں دیکھتا لیتا ہوں جھلک سردار احمد کی
کہ نقشہ سر سے لے کر پاؤں تک سردار کا تم ہو
تیرے اسلاف میں ہیں کاظمی و مفتی اعظم
انہی کی برکتوں سے کامیاب و کامراں تم ہو
غزالی ہو یا رازی ہو یا عبدِ قادر جیلانی
تم ان کی بو انہی کا رنگ اِن کے پاسباں تم ہو
زمانہ گر تیری خدمات کو سونے سے لکھ ڈالے
میری نظروں میں وہ بھی کم ہے کہ اس سے سوا تم ہو
ہاں! تم پر مان ہے اعجاز کو دنیا و عقبیٰ میں
میرے قبلہ، میرے مونس، میرے دل کی صدا تم ہو

الفیض الجاری
فی شرح
صحیح البخاری
جلد دوم